ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 03 No. 02. Apr-Jun 2025.Page#.2135-2158
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Mufti Muhammad Alimuddin: Biography, Academic Introduction, and Research Review of his Thoughts and Character.

مفتی محمد علیم الدین: سوانح حیات، علمی تعارف اور افکار و کردار کا تحقیقی جائزہ

Muhammad Zubair
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, The Imperial College of Business Studies Lahore
asalaam437@gmail.com
Dr Muhammad Imran
Assistant professor, Imperial College of Business Studies, Lahore.

Abstract
The truth of Islam is not limited to acts of worship and sayings, but is a complete code of life. This religion is based on the Holy Quran and the Sunnah of the Prophet, if they had not been preserved, we would not have been blessed with a reliable source of religion today. The most effective and sustainable means of preserving the past, present, and future of the religion of Islam is "compilation and compilation." This process is an undeniable means of communicating and preserving the revealed sciences for humanity. Many personalities have rendered services in this field of writing and compilation, thanks to whose services the Divine Revelation exists today. One of these personalities is Mufti Muhammad Alimuddin, whose services will be remembered for centuries and the world will continue to benefit from his services. One of these personalities is Mufti Muhammad Aleemuddin, whose services will be remembered for centuries and the world will continue to benefit from his services. Mufti Muhammad Aleemuddin was born on Thursday, November 5, 1942, in village Chohdu, Kharian Tehsil, Gujrat District. Mufti Muhammad Alimuddin's parents, while providing him with a good upbringing, also made systematic arrangements for his education, choosing a good environment and competent teachers. May Allah have mercy on Mufti Muhammad Ilmuddin, for he has rendered such services to the religion that perhaps no one else in the Quran and Hadith will be able to do such services for the rest of the world. He has left behind a masterpiece in the Urdu language, the intensity of which has been felt for a long time.
Keyword: Mufti Alimuddin, introduction, services, religious teaching, social services, thoughts and ideas, influences

موضوع کا تعارف

اسلام کی حقانیت صرف عبادات اور اقوال کی حد تک محدود نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس دین کی بنیاد قرآنِ مجید اور سنتِ نبویہ پر ہے، جنہیں اگر محفوظ نہ رکھا جاتا تو آج ہمیں دین کا کوئی معتبر چشمہ نصیب نہ ہوتا۔ دینِ اسلام کے ماضی، حال اور مستقبل کو محفوظ رکھنے کا سب سے مؤثر اور پائیدار ذریعہ "تصنیف و تالیف" ہی ہے۔ یہی عمل انسانیت کے لیے علومِ وحی کے ابلاغ اور حفاظت کا ناقابلِ انکار ذریعہ ہے۔ اس تصنیف و تالیف کے میدان میں کئی ایک شخصیات نے خدمات سر انجام دیں جن کی خدمات کی بدولت آج وحی الہیٰ مِن و عَن موجود ہے۔ انہی شخصیات میں ایک شخصیت مفتی محمد علیم الدین ہیں جن کی خدمات کو صدیوں یاد رکھا جائے گا اور ان کی خدمات سے دنیا استفادہ

کرتی رہے گی۔ان کی علمی و تحقیقی زندگی کا یہاں جائزہ پیش کرنا مقصود ہے تاکہ ان سے ہم استفادہ کرتے ،انکی خدمات کو سامنے رکھ کر اپنے اندر دین کی اشاعت و ترویج کے جذبات بیدار کر سکیں۔

ابتدائیہ

نبی کریم ﷺ کی امت میں ایسے افراد اللہ نے پیدا فرمائے جن کا قرآن وحدیث کی حفاظت میں تصنیف و تالیف کا کلیدی کردار رہا اور یہ کردار اشاعت و ترویج اسلام کا مشن تھا جو نبی آخر الزماں ﷺ نے تاقیامت آنے والے امت کے ہر فرد کو تفویض کرتے ہوئے فرمایا:

أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:" بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ".[1]

”ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا، کہا ہم کو اوزاعی نے خبر دی، کہا ہم سے حسان بن عطیہ نے بیان کیا، ان سے ابو کبشہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میرا پیغام لوگوں کو پہنچاؤ! اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل کے واقعات تم بیان کر سکتے ہو، ان میں کوئی حرج نہیں اور جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا تو اسے اپنے جہنم کے ٹھکانے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔“

دینِ اسلام کی اشاعت و ترویج کا یہی مشن لیکر ہر امتی اپنے اپنے دور میں کردار ادا کرتا رہا،ان افرادِ امت میں آج کے دور کے اعتبار سے مفتی علیم الدین کا ایک نام ہے اور یہ دینِ اسلام کی اشاعت و ترویج کی ذمہ داری عہد نبوی سے شروع ہوئی جیسا کہ قرآن کی تدوین خلیفہ اول حضرت ابو بکرؓ کے دور میں ہوئی، اور حضرت عثمانؓ کے دور میں اس کو ایک معیار پر جمع کیا گیا۔ یہ تحفظ محض زبانی نہ تھا بلکہ مکمل کتابی شکل میں محفوظ کیا گیا۔ پھر صحابہ کے بعد تابعین اور تبع تابعین نے سنت نبوی ﷺ کو قلم بند کرنے کا عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔

اشاعتِ دین میں تصنیف و تالیف کا کردار

مفتی علیم الدین نے اپنی پوری زندگی دین پڑھنے پڑھانے کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کے ذریعے دینِ اسلام کی اشاعت و ترویج کا کام کیا ۔ دینِ اسلام کی اشاعت و ترویج کی باقاعدہ بنیاد امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کی فقہی تدوینات سے رکھی گئی۔ ان حضرات نے صرف اقوال پر اکتفانہ کیا، بلکہ ان کے افکار کو باقاعدہ تصانیف کی شکل میں مرتب کیا گیا تاکہ آنے والی نسلیں گمراہی سے محفوظ رہیں۔[2]

تحریری دعوت کی ضرورت واہمیت

---

[1] بخاری، محمد بن اسماعیل، تخلص: بخاری، الرقم الحدیث 3461 دار ابن کثیر بیروت، 1993، 1/5

[2] امام شافعی، محمد بن ادریس، تخلص: شافعی، دار الکتب العلمیة بیروت، 2001، 1/12

آج کا دور وہ ہے جہاں لفظ کی قوت، میڈیا کی طاقت سے کئی گنا بڑھ گئی ہے۔ جہاں الحاد، سیکولرزم اور لبرل ازم جیسے فتنوں نے نوجوان ذہنوں کو جکڑ رکھا ہے۔ ایسے حالات میں اگر اہل علم اپنی ذمہ داری سے غافل ہو جائیں اور تصنیف و تالیف کے میدان کو خالی چھوڑ دیں، تو علمی میدان دشمنانِ اسلام کے ہاتھ لگ جائے گا۔[3]

فکری محاذوں پر قلم کا جہاد

مفتی علیم الدین نے فکری محاذ پر قلم کے ذریعے جہاد کیا جیسا کہ اس قلمی جہاد کے بارے میں مولانا مودودی جیسے مفکرین نے اسلام کی تعلیمات کو جدید دور کی زبان اور انداز میں پیش کر کے ثابت کر دیا کہ تصنیف و تالیف صرف ماضی کی میراث نہیں بلکہ عصرِ حاضر کا تقاضا بھی ہے۔ ان کی تحریروں نے لاکھوں ذہنوں کو بیدار کیا۔[4]

آج کے اس گلوبل دور میں دینی پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کے لیے صرف تقریر یا درس کافی نہیں۔ جب تک اسلامی علما و مفکرین اپنی فکر کو تحریر کی صورت میں قلمبند نہیں کریں گے، آنے والی نسلیں دینی ورثے سے کٹتی چلی جائیں گی۔ تصنیف و تالیف نہ صرف دعوتِ دین کا ذریعہ ہے بلکہ تحفظِ دین کا عظیم ترین وسیلہ بھی ہے۔ یہ وہ قلمی جہاد ہے جو قیامت تک جاری رہے گا، بشرطیکہ اہلِ علم اپنی ذمہ داری پہچانیں۔ یہی قلمی جہاد آج کے دور میں جن امت کے افراد کے حصہ میں آیا ان میں ایک نام مفتی علیم الدین کا ہے۔ آگے چل کی انکی تصنیفی خدمات کی وضاحت پیش کروں گا۔ یہاں ان کے خاندانی تعارف سے آغاز کرتا ہوں۔

مفتی علیم الدین کا خاندانی علمی ذوق

مفتی علیم الدین کے والد ماجد

مولانا شوکت علی فرماتے ہیں:

"آپ کے والد مولانا خواج دین رحمۃ اللہ علیہ صاحب علم، متقی، پارسا، خدا ترس اور عبادت گزار تھے ساری عمر سادگی کے ساتھ بسر کی۔ 1903ء میں موضع چوہدو تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر میں حاصل کی۔ بچپن میں ہی والدہ ماجدہ کا سایہ عاطفت اٹھ گیا۔ اپنے حلقہ احباب میں میاں جی کے لقب سے معروف تھے۔"[5]

آپ عالم باعمل اور مرکزی جامع مسجد غوثیہ تحصیل کھاریاں کے امام اور منتظم تھے۔ شرم و حیا، صدق و صفا، علم و وفا آپ کی فطرت ثانیہ تھی۔

---

[3] مولانا مناظر احسن گیلانی، مناظر احسن، تخلص: گیلانی، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور، 1995، ص 47

[4] مولانا ابوالاعلیٰ مودودی، ابوالاعلیٰ مودودی، تخلص: مودودی، ترجمان القرآن لاہور، 1998، 1، 18/

[5] مولانا شوکت علی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کی سوانح حیات، بمقام، پھمبر، بتاریخ: 2025-04-18۔ بروز اتوار، بوقت صبح 9:00

والدماجد کاذوقِ مطالعہ

مولاناخواج دین رحمۃ اللہ علیہ وسیع المطالعہ شخصیت تھے۔ علم دوستی اور علم پروری آپ کا شیوہ تھا۔ علماء سے مراسم اور کتاب سے گہرا تعلق تھا۔ طلبا اور اہل علم کی مالی خدمت کو سعادت سمجھ کر آخر عمر تک جاری رکھا دن بھر کام اور رات کو کتاب بینی آپ کا مشغلہ رہا۔ تفسیر المظہری کا مطالعہ کثرت سے فرماتے۔ آپ کے خلف اکبر مفسر قرآن مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"رات کو اکثر و بیش تر محو مطالعہ رہتے"۔[6]

والدماجد کی لائبریری

مولاناخواج دین رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے اہتمام سے اپنے گھر میں لائبریری قائم کر رکھی تھی۔ آپ کا معمول تھا کہ گھر میں آنے والے اہل علم مہمانوں کو لائبریری دکھاتے۔ بہت سارے اہل علم نے آپ کی لائبریری سے استفادہ کیا اور آپ کی کتاب دوستی کے معترف تھے۔[7]

والدماجد کاشوق تعمیرِ مساجد

مولاناخواج دین کو مساجد سے والہانہ لگاؤ تھا۔ مسجد کو قبولیت کی جگہ قرار دیتے۔ خود آپ کا معمول تھا جب پریشان ہوتے مسجد میں عجز و انکساری سے اللہ کے حضور دعا کرتے اللہ تعالی اپنے فضل سے نجات عطا فرمادیتا۔ پریشان حال لوگ جب آپ کو دعا کے لیئے کہتے تو آپ فرماتے مسجد شریف کی نالی صاف کریں اللہ تعالی مہربانی فرمائے گا۔ آپ نے مرکزی جامع مسجد غوثیہ کی امامت و نظامت کی خدمات ہمیشہ بلا معاوضہ انجام دیں اس کے ساتھ مسجد کی تعمیر میں بطور مستری خود اور بطور مزدور آپ کے دونوں بیٹوں نے بھرپور اور فی سبیل اللہ حصہ لیا۔ مسجد میں چپس سے شاندار نقش و نگار کیا۔ اردگرد کی مساجد کی تعمیر میں بھی حصہ لیتے۔[8]

آپ نے دِلو گاؤں کھاریاں جی ٹی روڈ پر واقع مسجد انوار النبی ﷺ تعمیر کی بہت سارا کام آپ نے اپنے ہاتھوں مکمل ہو گیا۔ آپ امانت و دیانت داری میں بے حد حساس تھے۔ آپ گاؤں کی مرکزی مسجد کے خزانچی بھی رہے اور مکمل دیانتداری کے ساتھ مسجد کا حساب رکھا۔ کام کے دوران نماز کا وقت آجاتا تو جس قدر ٹائم نماز میں صرف ہو تا چھٹی کے بعد اس قدر وقت زیادہ لگاتے اور مزدوری وصول کرنے کے بعد کچھ رقم یہ کہہ کر واپس کر دیتے کے مجھے جتنے وقت کا اطمنان ہے اتنے وقت کی اجرت میں نے وصول کر لی ہے۔[9]

مولاناخواج دین کے پیرومرشد

مولاناخواج دین پیر غلام سرور جان فارقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ باولی شریف ضلع گجرات میں سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت تھے۔[10]

[6] مفتی جلال الدین قادری، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کی سیرت و کردار، بمقام، جہلم، بتاریخ:2025-04-13- بروز اتوار، بوقت رات 9:00

[7] قاری فضل حسین، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کی خدمات، بمقام کوٹلی، بتاریخ:2025-04-06- بروز اتوار، بوقت دوپہر 12:30

[8] مولانا شوکت علی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کی سوانح حیات، بمقام، پھمبر، بتاریخ:2025-04-18- بروز اتوار، بوقت صبح 9:00

[9] مفتی محمد اویس جہلمی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کے حالاتِ زندگی، بمقام جہلم، بتاریخ:2025-04-18- بروز اتوار، بوقت صبح 9:00

[10] مولانا عبد المصطفی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کا تعارف، بمقام، کھاریاں، بتاریخ:2025-03-16- بروز اتوار، بوقت شام 5:30

مولانا خواج دین کا اندازِ تربیت اولاد

مولانا خواج دین کے گھر کا ماحول نہایت علمی اور اعلیٰ اسلامی اقداروں کا حامل تھا۔ سچ، ایثار، توکل، للٰہیت، محنت، محبت اور الحب للہ والبغض للہ کا شاندار مظہر تھا۔ آپ نے تعلقات نبھانے کے لئے کبھی بھی اپنے اصولوں پر سمجھوتہ نہیں کیا اور ہمیشہ لومۃ لائم کا پیکر نظر آئے۔ مولانا خواج دین رحمۃ اللہ علیہ کے دونوں بیٹے مفسر قرآن مفتی محمد جلال الدین قادری اور مفتی محمد علیم الدین نقشبندی عالم دین، صوفی باصفاء، مفسر قرآن اور مصنف کتب کثیرہ ساری زندگی درس وتدریس اور دعوت و تبلیغ سے وابستہ رہے۔ مولانا خواج دین رحمۃ اللہ علیہ بڑے وثوق سے فرماتے:

"اللہ کے فضل سے میں نے ہمیشہ اپنی اولاد کو رزق حلال کھلایا ہے"۔[11]

مفتی محمد علیم الدین نے فرمایا: "ایک دفعہ سردیوں کے دنوں میں کھیت سے کچھ کاٹنے دار لکڑیاں اٹھا کر گھر لے آیا والدہ صاحبہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور واپس وہیں رکھ آنے کا حکم دیا۔"

مولانا خواج دین کی وفات

مولانا خواج دین نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ کو عارضہ قلب لاحق ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا آخری وقت دونوں بیٹوں کو بلایا وصیت کی اور تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے نماز کے لئے ہاتھ باندھے اسی اثنا آپ کی روح پرواز کر گئی آپ کا وصال 10 محرم الحرام 1405ھ 6 اکتوبر 1984ء بروز جمعہ، دن دو بج کر پانچ منٹ پر ہوا اور نماز جنازہ بروز ہفتہ مرکزی عید گاہ کھاریاں میں مولانا نذیر رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی۔ حکیم محمد موسی امر تسری ثم لاہوری نے آپ کا سن وفات جو تخریج وہ ہے[12]۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ = 1405

مفتی علیم الدین کے ابتدائی حالاتِ زندگی

تاریخ انسانی میں کچھ خاندان اور کنبے ایسے بھی موجود ہیں جن میں نامور و نادر روزگار شخصیات نے انسانیت کی علمی وفکری اور شعوری رہنمائی فرمائی ایسا ہی ایک خاندان مفتی محمد علیم الدین کا ہے جس کی علمی وفکری، تصنیفی و تالیفی، درسی و تدریسی، دعوتی و تبلیغی خدمات تاریخ کا حصہ ہیں۔ المختصر اس عظیم خانودے میں عالم، مدرس، خطیب، مصلح، ادیب، شاعر اور مصنف پیدا ہوے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی اور انسان نے اس دنیا میں اشرف المخلوقات ہونے کا شرف حاصل کیا۔ انبیاء کرام اولاد آدم کی راہنمائی کے لیے مختلف ادوار میں تشریف لاتے رہے۔ اللہ تعالی نے اپنے پسندیدہ دین، دین اسلام تکمیل حضرت محمد ﷺ پر فرمائی اور سلسلہ نبوت آپ ﷺ پر ختم فرما کر آپ کو خاتم الانبیاء کا شرف بخشا۔ دین اسلام کی ترویج واشاعت کا سلسلہ قیامت تک باقی رہے گا۔ حضور ختم المرسلین ﷺ نے علماء کو وارث انبیاء قرار دیا۔ علماء نے اپنے اپنے دور میں خدمت دین کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں اور یوں شجر اسلام شرق وغرب پھیلتا رہا۔ اولیاء کرام صوفیائے عظام انہی پاکان امت سے تعلق رکھنے والی ہستیاں ہیں جنہوں نے اسلام کی اشاعت میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں انعام یافتہ گروہ میں شامل کیا ہے۔ ان حضرات کی ابتداء صفہ سے ہوئی جن

---

[11] مولانا عبد المصطفی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کا تعارف، بمقام، کھاریاں، بتاریخ: 2025-03-16۔ بروز اتوار، بوقت شام 5:30

[12] مولانا عبد المصطفی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کا تعارف، بمقام، کھاریاں، بتاریخ: 2025-03-16۔ بروز اتوار، بوقت شام 5:30

کا نہ صرف اپنا باطن روشن تھا بلکہ انہوں نے لاکھوں انسانوں کے باطن کو روشن کر دیا۔ دنیا کا شاید ہی کوئی حصہ ایسا ہو جہاں ان کی مساعی جمیلہ کا رنگ موجود نہ ہو۔ برصغیر پاک وہند خصوصی طور ان کی نظر کیمیاء سے اسلام کا گہوارہ بنا۔

ولادت

مولانا شوکت علی فرماتے ہیں:

"مفتی محمد علیم الدین 26 شوّال المکرم 5 نومبر 1942 بروز جمعرات ضلع گجرات کی تحصیل کھاریاں کے گاوں چوہدو میں ہوئی۔"[13]

اللہ رب العالمین نے جب سیدنا آدم علیہ السلام کی جب تخلیق فرمائی اور فرشتوں کو حکمِ سجدہ عطا فرمایا اور شیطان سجدہ نہ کرنے اور اللہ کے حکم کا انکار کر کے جب مردود ٹھہرا تو حق و باطل کی جنگ کا آغاز تبھی سے ہو چکا تھا اور پھر جب شیطان مردود نے اولادِ آدم علیہ السلام کو راہِ حق سے بھٹکانے کا عزم کیا اور اللہ نے اپنے مخصوص بندوں کا ذکر فرمایا کہ ان پہ تیرا زور نہیں چلے گا تو ایسے میں ان مخلصین کا سلسلہ چلا اور آج تک چلتا آرہا ہے یہ گروہِ مخلصین وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی رضا کیلیے علم و عمل کے میدان میں کارنامے سرانجام دیئے کہ صدیاں گزر جانے کے بعد آج بھی ان کے نام اور علمی کارنامے سنہری حروف میں لکھے جاتے ہیں۔ آج کے دور میں اس گروہِ مخلصین میں سے مفتی علیم الدین اس گروہ کے ایک فرد ہیں جن کے بارے میں ارشادِ ربانی ہے:

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ[14]

"تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے تو جو علم والے ہیں ان سے پوچھ لو۔"

اہلِ ذکر کے بارے اللہ کے پیارے رسول نے فرمایا:

وَأَنَّ العُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الأَنْبِيَاءِ، وَرَّثُوا العِلْمَ[15]

"اور بے شک علماء ہی انبیاء کے وارث ہیں اور انکی وراثت علم ہے۔"

مفتی علیم الدین ان عظیم لوگوں میں سے ہیں جن کو وارثانِ انبیاءo کہا جاتا ہے۔ وراثتِ انبیاء کے وارث ہر زمانے میں گزرے ہیں اور انہوں نے جو دینِ اسلام کی علمی سطح پر خدمات سرا انجام دی وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ اور وارثانِ انبیاء میں عصر حاضر کی مقدس ہستی مفتی علیم الدین جنکی علمی خدمات کی بدولت رہتی دنیا تک انہیں یاد رکھا جائے گا، گو وہ آج اس دنیا میں موجود نہیں رہے مگر اہلِ علم کے دلوں میں ہمیشہ وہ موجود رہیں گے۔

نام ونسب

والدین نے آپ کا نام محمد عالم رکھا یہ والدین کی ان آرزوؤں کی ابتداء تھی جو اس نومولود کے مستقبل سے جڑی تھی۔ مفتی محمد اویس جہلمی فرماتے ہیں:

---

[13] مولانا شوکت علی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کی سوانح حیات، بمقام، پھمبر، بتاریخ: 2025-04-18۔ بروز اتوار، بوقت صبح 9:00

[14] النحل 43:16

[15] الجامع صحیح البخاري، محمد بن إسماعيل البخاري، بَابٌ، العِلْمُ قَبْلَ القَوْلِ وَالعَمَلِ، دار طوق النجاة، 1/ 24

"مفتی محمد علیم الدین کا مختصر سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ محمد علیم الدین بن خواج دین بن محمد بخش بن خدابخش بن شرف الدین۔"[16]

میٹرک کے امتحان میں اس نام میں ترمیم کر کے محمد عالم الدین کیا گیا جو بعد میں مزید ترمیم کے بعد محمد علیم الدین ہو گیا۔

مفتی علیم الدین کا عائلی تعارف

مفتی محمد علیم الدین کا خاندان ضلع گجرات کی تحصیل میں آباد ہے۔ آپ کا خاندان شرافت وبزرگی کا پیکر اسلامی اقداروں کا پاسبان اور علمی وروحانی روایات کا حامل ہے۔ مفتی محمد علیم الدین کے تایا جان استاذ العلماء مولانا فضل دین علوم عقلیہ ونقلیہ کے ماہر تھے۔ مثنوی مولائے روم سے خصوصی لگاؤ تھا اور مثنوی مولائے روم کا درس دیا کرتے تھے جس میں کثیر علماء ومشائخ تشریف لاتے۔ مفتی محمد علیم الدین کے استاذ اور برادر اکبر مفسر قرآن مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی درسیات کی ابتدائی کتب آپ سے پڑھیں۔[17]

نکاح

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے برادر اکبر مفسر قرآن مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی تقریب شادی خانہ آبادی ایک ہی دن 1966 ہاڑ کی دو تاریخ کو ہوئی، آپ کے والد گرامی مولانا خواج دین رحمۃ اللہ علیہ مفسر قرآن مفتی جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی بارات کے ساتھ گئے جبکہ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں محمد اسماعیل آپ کی بارات کے ساتھ گئے۔ مولانا شوکت علی فرماتے ہیں:

"حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نکاح اپنے تایا جان راج ولی رحمۃ اللہ کی نواسی سے ہوا۔ آپ کا نکاح استاذ الفاظ قاری محمد ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھایا (جو منڈی وار برٹن جامع مسجد نگینہ المعروف سبز منڈی والی مسجد کے خطیب تھے۔"[18]

اسی مسجد میں قاری ابراہیم صاحب نے ساری زندگی قرآن پاک پڑھنے پڑھانے میں گزاری)۔ اور اس کے متصل اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

اولاد

آپ کے ہاں دس اولادیں ہوئیں۔ سب سے بڑی بیٹی پندرہ دن زندہ رہ کر فوت ہو گئی جبکہ الحمد للہ باقی تمام اولاد باصحت صاحب اولاد ہے۔[19]

اجازت وخلافت

حضرت خواجہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے اجازتِ خلافت سے سرفراز ہوئے اور عمر بھر طالبانِ حق کی رہنمائی کی ذمہ داری انجام دی۔

---

[16] مفتی محمد اویس جہلمی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کے حالاتِ زندگی، بمقام جہلم، بتاریخ: 2025-04-18۔ بروز اتوار، بوقت صبح 9:00

[17] ڈاکٹر محمد اشفاق، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کا علمی واخلاقی کردار ومقام ومرتبہ، بمقام، کھاریاں، بتاریخ: 2025-03-16۔ بروز اتوار، بوقت رات 9:00

[18] مولانا شوکت علی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کی سوانح حیات، بمقام، بھمبر، بتاریخ: 2025-04-18۔ بروز اتوار، بوقت صبح 9:00

[19] مفتی محمد اویس جہلمی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کے حالاتِ زندگی، بمقام جہلم، بتاریخ: 2025-04-18۔ بروز اتوار، بوقت صبح 9:00

مفتی علیم الدین کی ابتدائی تعلیم و تربیت

مفتی محمد علیم الدین کے والدین نے جہاں آپ کی اچھی تربیت کا اہتمام کیا وہاں آپ کی تعلیم کا بھی منظم بندوبست کیا، اچھے ماحول اور قابل اساتذہ کرام انتخاب کیا۔

ابتدائی تعلیم

ابتدائی تعلیم کے لئے گاوں کے پرائمری سکول پنجن کسانہ میں داخلہ لیا۔[20]

اعلیٰ تعلیم

مڈل جنڈانوالہ تحصیل کھاریاں اور میٹرک ہائی اسکول کھاریاں سے فرسٹ ڈویژن کے ساتھ پاس کیا جبکہ ایف اے کا امتحان کھاریاں کالج سے وظیفہ کے کے ساتھ پاس کیا۔[21]

دینی تعلیم

مفتی محمد علیم الدین نے 1958ء میں اپنے دینی تعلیم کا آغاز کیا اور اپنے وقت کے جید اور راسخین فی العلم علماء ربانیین کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔

اولین استاد

درسیات میں آپ کے اولین استاذ آپ کے برادر اکبر مفسر قرآن مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ ہیں، درسیات اکثر آپ سے ہی پڑھیں چناچہ مفسر قرآن علیہ الرحمہ نے اپنی یادداشتوں میں ایک مقام پر لکھا "28 جمادی الاولیٰ 1381ھ 8 نومبر 1961 بروز بدھ عزیزی محمد علیم الدین سلمہ نے نور الانوار شروع کی۔"[22]

اس کے علاوہ مدینہ مسجد ساہیوال، جامعہ محمودیہ رضویہ لالہ موسیٰ اور مرکزی دارالعلوم جہلم میں زیر تعلیم رہے۔

دورۂ حدیث شریف

دورۂ حدیث شریف شیخ الحدیث مفتی عزیز احمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ سے جامعہ نعیمیہ لاہور میں مکمل کیا اور سندِ حدیث حاصل کی۔[23]

دورۂ قرآن پاک

دورۂ قرآن پاک آپ نے شیخ القرآن علامہ عبد الغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس وزیر آباد میں مکمل کیا۔

---

[20] ڈاکٹر محمد اشفاق، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کا علمی و اخلاقی کردار و مقام و مرتبہ، بمقام، کھاریاں، بتاریخ: 2025-03-16- بروز اتوار، بوقت رات 9:00

[21] مولانا عبد المصطفی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کا تعارف، بمقام، کھاریاں، بتاریخ: 2025-03-16- بروز اتوار، بوقت شام 5:30

[22] مولانا شوکت علی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کی سوانح حیات، بمقام، بھمبر، بتاریخ: 2025-04-18- بروز اتوار، بوقت صبح 9:00

[23] مفتی محمد اویس جہلمی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کے حالاتِ زندگی، بمقام جہلم، بتاریخ: 2025-04-18- بروز اتوار، بوقت صبح 9:00

اساتذہ کرام

☆ مفسر قرآن مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ

☆ شیخ الحدیث مفتی عزیز احمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

☆ مولانا قاضی غلام محمود ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

☆ مفتی اعجاز ولی خان رضوی رحمۃ اللہ علیہ

☆ شیخ القرآن مولانا عبد الغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

☆ مولانا غلام رسول نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ

☆ مولانا غلام یوسف رحمۃ اللہ علیہ

مشائخ

یکم مارچ 1966ء میں پہلی بار شیخ المشائخ خواجہ عالم قاضی محمد صادق صدیقی نقشبندی مجددی نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس کے بعد حضرت مفتی صاحب نے درِ شیخ کو کوئے جاناں بنالیا، بڑی عجز وانکساری، عقیدت ومحبت اور ادب واحترام کے ساتھ درِ مرشد پر حاضر ہوتے۔[24]

بیعت

خواجہ عالم قاضی محمد صادق صدیقی نقشبندی مجددی قدس سرہ کے دست اقدس پر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت کی طریقت کے اسباق مکمل کیے۔[25]

مفتی علیم الدین کے عقائد و نظریات

سلسلہ نقشبندیہ

مفتی صاحب علیہ الرحمہ مذہبًا حنفی، مسلکًا سنی اور مشربًا نقشبندی مجددی تھے۔[26]

مسلک حنفی

فقہ میں حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد، مسلکی اعتبار سے اہلسنت وجماعت کے نظریات کے پابند تھے۔

---

[24] مفتی محمد اویس جہلمی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کے حالاتِ زندگی، بمقام جہلم، بتاریخ: 2025-04-18۔ بروز اتوار، بوقت صبح 9:00

[25] ڈاکٹر محمد اشفاق، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کا علمی واخلاقی کردار ومقام ومرتبہ، بمقام، کھاریاں، بتاریخ: 2025-03-16۔ بروز اتوار، بوقت رات 9:00

[26] مولانا عبد المصطفی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کا تعارف، بمقام، کھاریاں، بتاریخ: 2025-03-16۔ بروز اتوار، بوقت شام 5:30

مجدد الف ثانی سے الفت

طریقت میں خواجہ قاضی محمد صادق نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے توسط سے امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکار تھے۔ وہ اہل علم جو علم ہونے کے باوجود اہل سنت کے مسلمہ عقائد و نظریات میں افراط و تفریط کا شکار ہیں آپ ان سے سخت بیزاری کا اظہار کرتے۔[27]

نظریات میں پختگی

آپ کے جوانی کے ایک گہرے دوست جید عالم دین جو بعد میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق عقائد میں افراط و تفریط کا شکار ہو گئے انہوں نے بڑی کوشش کی کہ مفتی صاحب سے ملاقات ہو سکے اور بہت دفعہ پیغامات بھی بھجوائے لیکن عقائد کی درستگی نہ ہونے کی وجہ سے زندگی بھر ان سے ملاقات نہ کی۔ وہ علماء جو اخلاقی پستی کا شکار ہیں آپ ان سے بھی ناراضگی کا اظہار کرتے۔

عقائد و نظریات پر تحقیقی کام

عقائد و نظریات میں پختگی اس قدر تھی کہ آپ نے اہل سنت کے مسلمہ عقائد و نظریات پر بہت سارا تحقیقی کام بھی کیا ہے۔

مفتی علیم الدین کے اخلاقیات و کردار

مفتی محمد علیم الدین نقشبندی کی ذات میں احکاماتِ خداوندی کی تعمیل کامل اور سنتِ خیر الانام پر عمل پیرا ہونے کا جذبہ آپ کی پہچان تھا۔ اپنی حیات مستعار میں آپ نے حقوق العباد کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھا۔ آپ کی شخصیت میں اخلاق نبوی اور اکابرین امت کی جھلک نمایاں تھی۔

صلہ رحمی

مفتی صاحب علیہ الرحمہ اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے جب کے مفسر قرآن مفتی محمد جلال الدین قادری علیہ الرحمہ بڑے تھے۔ دونوں بھائیوں کا آپس میں اتفاق، پیار، محبت اور ادب و احترام دیدنی اور مثالی تھا۔

> ”مفتی صاحب علیہ الرحمہ کو ہمیشہ اپنے بڑے بھائی کے ادب و احترام کا پاس رہا۔ زندگی بھر کبھی بھی زبان سے کیا چہرے سے بھی کبھی ملال کا اظہار نہ کیا۔ دونوں بھائیوں کو ایک ہی گھر میں رہنے کے باوجود ساری زندگی آپ کو مفسر قرآن علیہ الرحمہ سے اونچی نشست پر بیٹھے، اونچی آواز میں گفتگو کرتے ہوئے یا کسی امر کی نافرمانی کرتے نہیں دیکھا گیا۔ حسن سیرت کی اس جھلک میں والدین کے ساتھ مفسر قرآن کی تربیت بھی شامل ہے۔“[28]

ایک طرف جہاں مفتی صاحب نے اپنے بڑے بھائی کے ادب و احترام میں کوئی کسر روانہ رکھی وہاں مفسر قرآن نے بھی مفتی صاحب کے ساتھ باپ جیسی شفقت، بھائیوں جیسا پیار اور اپنائیت کی مثال قائم کی۔ چنانچہ مفسر قرآن آپ کو مفتی صاحب کہہ کر مخاطب کرتے

---

[27] مولانا شوکت علی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کی سوانح حیات، بمقام، بھمبر، بتاریخ: 2025-04-18۔ بروز اتوار، بوقت صبح 9:00

[28] ڈاکٹر محمد اشفاق، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کا علمی و اخلاقی کردار و مقام و مرتبہ، بمقام، کھاریاں، بتاریخ: 2025-03-16۔ بروز اتوار، بوقت رات 9:00

تھے۔ مفسر قرآن علیہ الرحمہ کا وصال پر طویل منظوم مرثیہ لکھا اور آپ نے اپنے دل کی اداسی اور ان کی علمی، عملی، روحانی شخصیت کو خراج تحسین پیش کیا۔[29]

خدمت والدین

اسلام میں والدین کے رشتہ سے مقدس کوئی رشتہ نہیں۔ پرور دگار عالم نے قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اپنی توحید کے ساتھ والدین کی تعظیم بیان کی ہے۔ والدین میں سے ہر ایک کی اپنی اولاد کے لئے بے شمار قربانیاں ہوتی ہیں۔ باپ کی پشت اور ماں کے بطن سے آخر تک اولاد کسی صورت والدین کا حق ادا نہیں کر سکتی۔ نعوذ باللہ اگر والدین مشرک بھی ہوں پھر بھی اولاد پر ان کی خدمت ضروری ہے اس حال میں بھی ان کی خدمت سے اعراض جائز نہیں۔ وہ اولاد خوش بخت ہے جسے اللہ تعالیٰ والدین کی خدمت کی سعادت بخشے۔ مولانا عبد المصطفیٰ فرماتے ہیں:

> " مفتی صاحب نے ہمیشہ ان کی عظمت و شان کا پاس رکھا۔ والدین کے حکم کے سامنے ہمیشہ سر تسلیم خم کیا۔۔ ساری زندگی آپ نے یہ معمول بنائے رکھا کہ اپنی آمدن اپنی والدہ ماجدہ کو پیش کر دیتے۔ جب تک آپ کی والدہ ماجدہ حیات رہیں آپ کا معمول تھا کہ جب آپ گھر سے کسی کام کے لئے روانہ ہوتے والدہ صاحبہ کی دست بوسی اور پابوسی کے بعد روانہ ہوتے اور واپسی پر بھی سب سے پہلے والدہ صاحبہ کے پاس حاضر ہوتے دست بوسی اور قدم بوسی کرتے۔"[30]

والد گرامی کے وصال کے بعد آپ کافی عرصہ اپنے وظائف اور ان کی قبر پر جا کر پڑھتے رہے۔ والدہ ماجدہ کی وفات پر ان کی یاد میں آپ نے ایک طویل مرثیہ لکھا جس میں آپ نے اپنے غم واندوہ کی کیفیت کو بیان کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی کبھی بھی اپنی والدہ کی من چاہی بات کو رد نہ فرمایا۔ والدین کی تمام ضروریات کو اچھے طریقے سے اور اپنی استطاعت سے بڑھ کر پورا فرمایا۔ یقیناً یہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ کی بلندی درجات میں والدین کی دعاؤں کا اثر ہے۔[31]

منہج تربیت

اسلام ایک آفاقی دین ہونے کے ساتھ ساتھ انسان کو ہر شعبے میں رہنما اصول فراہم کرتا ہے۔ تربیت سے مراد ہے کہ انسان میں رزائل کا خاتمہ اور اعلیٰ صفات کا بیدار ہونا۔ انسانی خصائل کا درست نہج پر متعین ہونا اسی وقت ممکن ہے جب انسان کی تربیت اصول وضوابط اور کڑی نگرانی میں ہو۔ والدین کو صرف مال و دولت کے متعلق ہی وصیت نہیں کرنی چاہیے بلکہ اولاد کو عقائد صحیحہ، اعمال صالحہ، دین کی عظمت، دین پر استقامت، نیکیوں پر مداومت اور گناہوں سے دور رہنے کی وصیت بھی کرنی چاہیے۔ اولاد کو دین سکھانا اور ان کی درست تربیت کرنا والدین کی اہم ذمہ داری ہے۔ قرآن وحدیث میں تربیت کے اہم اصول بیان ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

---

[29] مولانا شوکت علی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کی سوانح حیات، بمقام، پھمبر، بتاریخ:2025-04-18۔ بروز اتوار، بوقت صبح 9:00

[30] مولانا عبد المصطفیٰ، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کا تعارف، بمقام، کھاریاں، بتاریخ:2025-03-16۔ بروز اتوار، بوقت شام 5:30

[31] مفتی محمد اویس جہلمی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کے حالاتِ زندگی، بمقام جہلم، بتاریخ:2025-04-18۔ بروز اتوار، بوقت صبح 9:00

اِذْ قَالَ لَہٗ رَبُّہٗۤ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ وَصّٰى بِہَاۤ اِبْرٰہٖمُ بَنِیْہِ وَ یَعْقُوْبُ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰى لَکُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ[32]

"یاد کرو جب اس کے رب نے اسے فرمایا فرمانبرداری کر، تو اس نے عرض کی میں نے فرمانبرداری کی اس کی جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اور ابراہیم اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو اس دین کی وصیت کی کہ اے میرے بیٹو! بے شک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا ہے تو تم ہر گز نہ ہونا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔"

سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ , عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , قَالَ:" أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ , وَأَحْسِنُوا أَدَبَهُمْ".[33]

"انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم لوگ اپنی اولاد کے ساتھ حسن سلوک کرو، اور انہیں بہترین ادب سکھاؤ"۔

انسان کے لیے اپنی تربیت کرنا اتنا مشکل نہیں جتنا کہ دوسروں کی تربیت کرنا۔ ہر انسان کی فطرت یکساں نہیں بلکہ ہر کوئی دوسرے سے مختلف ہے۔ کمال تو یہ ہے کہ خود کی درستی کے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی نیک زادِ راہ مہیا کرے اور وہ انسان بڑا خوش بخت ہے جس کے پاس دوسروں کی تربیت کے لیے الفاظ نہیں بلکہ اعمال ہیں۔ اس کرہ ارض پر بے شمار انسان ہیں لیکن اس نبوی مشن کی تکمیل کی توفیق رب تعالیٰ کے چیدہ چیدہ بندوں کے پاس ہے اور ایسے گروہ کے پاکیزہ اور متعین شدہ افراد میں مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی شخصیت بھی ہے جن کے پاس تربیت کے لیے الفاظ سے زیادہ کردار کی قوت ہوتی ہے۔ مفتی محمد اویس فرماتے ہیں:

"آپ رحمۃ اللہ علیہ دوسروں کو پورے نام کے ساتھ پکارتے، نام کو بگاڑنا یا غیر اسلامی عرفی نام نہ پکارتے۔ چھوٹے بچوں کو بھائی جان اور بچیوں کو باجی کہہ کر پکارتے۔"[34]

مجلس میں بالعموم اصلاح فرماتے کسی کو خاص نہ کرتے کہ دل آزاری کا سبب نہ بن جائے۔ سخت سے سخت بات پر بھی ایسے انداز میں تنبیہ فرماتے کہ اصلاح بھی ہو جائے اور دل آزاری بھی نہ ہو۔ بعض اوقات بزرگان دین کے واقعات بیان کرکے مخاطب کو تنبیہ فرمادیتے۔ ہر عمر کے فرد کو اس کی قدر و منزلت کے مطابق پیش آتے۔ مولانا عبد المصطفیٰ فرماتے ہیں:

"ایک بچے کو مخاطب کرکے فرمایا: "بیٹے پہلے مجھے وضو کرتے ہوئے غور سے دیکھو جیسے میں وضو کروں تم بھی ایسے ہی وضو کرو۔" بچوں کو نماز کی ترغیب دینے کے لیے یا نماز سکھانے کے لئے اپنی صف میں اپنے ساتھ کھڑا کرتے، بسا اوقات فرماتے پہلے بچوں کی جماعت ہو گی بعد میں بڑوں کی، تو بچے آپ کے ساتھ سارے نماز ادا کرتے تو آپ مناسب طریقے سے تربیت فرمادیتے، بعض اوقات بچوں سے مختلف اسلامی سوالات پوچھتے درست جواب دینے والوں کو انعام عطا فرماتے۔"[35]

---

[32] البقرۃ 2:131

[33] ابن ماجۃ، أبو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، الرقم الحدیث، 3667، دار إحیاء الکتب، العربیۃ 1409ھ۔ 2/438

[34] مفتی محمد اویس جہلمی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کے حالاتِ زندگی، بمقام جہلم، بتاریخ: 2025-04-18۔ بروز اتوار، بوقت صبح 9:00

[35] مولانا عبد المصطفیٰ، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کا تعارف، بمقام، کھاریاں، بتاریخ: 2025-03-16۔ بروز اتوار، بوقت شام 5:30

دوران تربیت آپ کا لہجہ دھیمہ، ہلکی سی چہرے پر مسکراہٹ اور باتوں کی مٹھاس سامنے والے کا دل موہ لیتی یہی وجہ تھی کہ ہر عمر کے فرد کا آپ کے ساتھ ایک اپنائیت کا تعلق و انسیت تھی گویا آپ اسی آیت مبارکہ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۔۔۔۔۔ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ آپ طلباء سے بڑی محبت و شفقت فرماتے ان کی تربیت کے معاملے میں کسی صورت خاموش نہ رہتے۔ طلباء کی حوصلہ افزائی کے لئے آپ ان سے سوالات کرتے اور تربیت کا ایسا حسین انداز کے آسان آسان سوالات ان سے فرماتے اور درست جوابات دینے پر ان سے بڑا پیار فرماتے۔

مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ آپ کے تربیت یافتگان متعلقین، طلباء اور اولاد میں آپ کا عکس نظر آتا ہے ۔ آپ کی ساری اولاد دینی و عصری تعلیم سے آراستہ اور درس و تدریس سے وابستہ ہے۔

مسجد سے محبت

ذکر و فکر، عبادت و ریاضت اور نیک اعمال کے لیے مسجد سے بڑھ کر کوئی جگہ نہیں۔ مسجد کی عظمت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ "اللہ کا گھر ہے قرآن مجید، اللہ کے مقدس کلام سے مسجد کی عظمت و فضیلت ثابت ہے اور ہر شہر، گلی، محلے، کی چھوٹی بڑی مسجد کی عظمت کے لئے یہی کافی ہے کہ اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ یہ میرا گھر ہے:

وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَداً[36]

"اور مساجد سب اللہ کے لئے ہیں لہذا اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرنا"

آج لوگ اپنے بنگلے، گھر اور کوٹھی پر فخر کرتے ہیں کوئی کہتا ہے یہ فلاں وزیر اعظم کا گھر ہے یہ فلاں بادشاہ کا گھر ہے اور لوگ باہر سے تعجب سے دیکھتے ہیں لیکن وہ گھر کتنا عالی شان اور بلند رتبے والا ہو گا جس کو اللہ نے اپنا گھر کہا" الْمَسَاجِدَ لِلَّـهِ "مسجدیں اللہ کیلیے ہیں یعنی اللہ کا گھر ہیں۔ زمین کے اس ٹکڑے کی کیا شان و عظمت ہو گی جسے اللہ اپنا گھر کہے۔

اسلامی ثقافت میں قرآن کریم اور روایات میں مسجد کا خاص احترام اور مقام ہے۔ قرآن کریم کی نظر میں مسجد کو قائم کرنا ہر آدمی کا کام نہیں بلکہ اس کے لئے کچھ شرطیں ہیں، ارشاد الہی ہے:

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّـهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّـهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّـهَ فَعَسَىٰ أُولَـٰئِكَ أَن يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ[37]

"اللہ کی مسجدوں کو صرف وہ لوگ آباد کرتے ہیں جن کا ایمان اللہ اور روز آخرت پر ہے اور جنہوں نے نماز قائم کی ہے زکوۃ ادا کی ہے اور سوائے خدا کے کسی سے نہیں ڈرے یہی وہ لوگ ہیں جو عنقریب ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں گے"۔

کسی کو دنیا والے، اللہ والا کہتے، پیر صاحب کہتے، ولی اللہ کہتے، مومن کہتے ہیں لیکن جب مذکورہ آیت کو سامنے رکھ کر قرآن سے سوال کریں کہ مومن کون ہے ؟ اللہ والا کون ہے ؟ ایمان والا کون ہے ؟ تو قرآن مذکورہ آیت میں جواب دیتا ہے کہ: ایک گروہ جسے اللہ نے ایمان والا

---

[36] الجن:18

[37] التوبہ:18

گروہ کہا ہے وہ ہے مسجدوں کو آباد کرنے والا گروہ جیسا کہ مسجد کی انتظامیہ، مسجد کے خدام، مؤذن، امام مسجد، اور اہل محلہ، نمازی جو بڑھ چڑھ کے گھر کو اپنے مال کے ذریعے آباد کرتے ہیں اور اپنی باجماعت نمازوں کے ذریعے۔

مفتی صاحب کی زندگی پر نظر ڈالی جائے تو آپ کی زندگی اس حدیث پاک اور تشریح کا عکس دکھائی دیتی ہے۔ آپ کی عمر کا نصف سے زائد حصہ مسجد میں درس و تدریس کرتے ہوئے گزرا۔ مسجد سے محبت گویا آپ کی طبیعت ثانیہ تھی۔ مسجد کا ادب و احترام، صفائی و ستھرائی اور آبادکاری آپ کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ اپنے ہاتھوں سے مسجد کی نالیوں کی صفائی کرتے ہوئے بارہا آپ کو دیکھا گیا۔ پیرانہ سالی میں جب جھاڑو دینے سے قاصر ہو گئے تو صفائی کی نیت سے چھوٹے چھوٹے تنکے اٹھاتے رہتے اپنی اولاد اور عقیدت مندوں کو مسجد کی صفائی کا حکم دیتے۔[38] بعض لوگ اپنی پریشانیاں آپ کے گوش گزار کرتے تو فرماتے:

"مسجد کی صفائی کرو اللہ تعالیٰ مسجد کی صفائی سے مشکلات حل فرما دیتا ہے۔"

جب بھی آپ مسجد میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے اعتکاف کی نیت کرتے۔ متعلقین سے فرمایا:

"مسجد میں بیٹھ کر کھانا ایک تو مسجد کی بے ادبی اور دوسرا صفائی ستھرائی کے خلاف ہے۔"[39]

آپ مسجد کی طرف اس طرح کھنچے چلے آتے جیسے بچہ اپنی ماں کی طرف۔ صحت ہو یا بیماری، موسم مخالف ہو یا موافق، عید کے دن ہوں یا عام دن مسجد میں بیٹھنا آپ کے معمولات میں شامل تھا۔ مہمانوں کو بھی آپ مسجد میں ہی بٹھاتے۔ عمر کے آخری حصے میں دیگر بیماریوں کے ساتھ ضعف و نقاہت ایک جزو لاینفک ہے اس عمر میں انسان اپنے لئے بہت سی سہولیات تلاش کرتا ہے لیکن آپ اس عمر میں بھی فرماتے تھے مجھے مسجد لے چلو، جیسے ہی رات کو بیدار ہوتے فرماتے مجھے مسجد لے چلو۔

تواضع

تواضع کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے آپ کو دوسروں سے معمولی سمجھنا۔ مقام بندگی سے تجاوز نہ کرنا۔ مخلوق خدا کے ساتھ رحم دلی سے پیش آنا اس کے مقابل تکبر خصلت رذیلہ ہے جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔ نبی کریم ﷺ نے خود بھی تواضع اختیار فرمائی اور اپنی امت کو بھی اس کی تعلیم ارشاد فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے اس خلق نبوی ﷺ سے مفتی محمد علیم الدین کو متصف فرما رکھا تھا، آپ ان نورانی صفات میں اپنے اسلاف کے مظہر تھے، آپ میں تواضع کی صفت بدرجہ اتم موجود تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی بھی اچھے کام کو اپنی طرف منسوب نہیں کیا خالصتاً اسے خدا تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ کا فضل اور اپنے بزرگوں فیض گردانا، کبھی بھی اپنے لئے مسند نہ بچھائی اور نہ بچھانے دی۔ بڑھاپے میں جب زمین پر بیٹھنا مشکل ہو گیا تو پھر نرم مصلے پر بیٹھتے لیکن مہمانوں کے آنے پر خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا، علم والا ہو یا عام اسے اپنے ساتھ مصلے پر بٹھاتے، نہ کسی کو اپنا تعارف کروایا اور نہ کسی کو اپنے لیے تعریفی جملے کہنے دیے اپنے تعارف محض اپنا نام یا مسجد کا خادم بتاتے۔

---

[38] ڈاکٹر محمد اشفاق، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کا علمی و اخلاقی کردار و مقام و مرتبہ، بمقام، کھاریاں، بتاریخ: 2025-03-16۔ بروز اتوار، بوقت رات 9:00

[39] مفتی محمد اویس جہلمی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کے حالاتِ زندگی، بمقام جہلم، بتاریخ: 2025-04-18۔ بروز اتوار، بوقت صبح 9:00

"آپ علوم شریعت وطریقت کے بحرِ بیکراں ہونے کے باوجود کبھی بھی آپ نے بڑائی کا اظہار نہ کیا، ہمیشہ اپنے آپ کو مستور الحال رکھا، آپ کے پاس بہت سے صاحبان علم و فضل، عظیم خانقاہوں کے شیوخ حاضر ہوتے، مالدار اور جاہ وحشمت والے لوگ آتے لیکن آپ کے مزاج میں کبھی بھی تغیر و تبدل نہیں دیکھا گیا۔"[40]

خواجہ معین الدین اجمیری کی خانقاہ کے سجادہ نشین ایک دفعہ سر راہ گزرتے ہوئے نماز کے لیے رکے آپ سے ملاقات کی تو آپ کی شخصیت کو دیکھ کر بڑے حیران ہوئے کہ اتنا بڑا عالم اور اتنی منکسر المزاجی اس کے بعد جب بھی ادھر سے گذرتے مفتی صاحب کے پاس ضرور حاضر ہوتے۔ بہت سارے علماء ومشائخ آپ سے اکتساب علم اور کسبِ فیض یا بیعت وخلافت کے لئے حاضر ہوتے۔

عزیمت پر عمل

علم نفع اس وقت دیتا ہے جب اس پر عمل کر کے رضائے خداوندی حاصل کی جائے۔ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر میں سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا طَیِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا [41]

"اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، پاکیزہ روزی اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں"

بزرگوں کا ارشاد ہے:

علم نافع وہ ہوتا ہے جس پر عمل کیا جائے۔[42]

مفتی صاحب علم کے کوہ گراں ہونے کے ساتھ ساتھ عالم باعمل تھے۔ آپ سلف صالحین کے عکس جمیل تھے۔ زبان کی بجائے آپ کردار کے غازی تھے۔ آپ نے صحیح معنوں میں اپنے علم پر عمل کیا۔ ساری زندگی رخصت کی بجائے عزیمت کو ترجیح دی۔ مباح کی بجائے احتیاط کو اپنایا۔ ضعیف العمری میں عوارض جسمانیہ آپ پر غالب تھے چلنا پھرنا، کھڑے ہونا، حتیٰ کہ گفتگو بھی اچھے طریقے سے نہ کر پاتے لیکن رمضان کے روزے، نمازیں، قیام، تراویح کی مکمل ادائیگی، تیمم پر وضو کو ترجیح یہ آپ کا ہی خاصہ تھا۔ اگر کوئی آپ کو رخصت پر عمل کرنے کا مشورہ دیتا تو اس پر ناراضگی کا اظہار فرماتے اور فرماتے:

تم رب تعالیٰ کی نافرمانی پر ابھار رہے ہو۔[43]

آپ اپنی مسند رشد وہدایت پر ایسے کھنچے چلے آتے یوں محسوس ہوتا تھا کہ آپ بالکل تندرست ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تکمیل میں آپ کمربستہ نظر آتے۔ زندگی بھر عزیمت پر عمل کیا اور اسی پر عمل کی ترغیب دیتے رہے۔

---

[40] مولانا شوکت علی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کی سوانح حیات، بمقام، پھمبر، بتاریخ: 2025-04-18۔ بروز اتوار، بوقت صبح 9:00

[41] ابن ماجة، أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، سنن ابن ماجہ، الرقم الحدیث 925-1/321

[42] مولانا عبد المصطفیٰ، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کا تعارف، بمقام، کھاریاں، بتاریخ: 2025-03-16۔ بروز اتوار، بوقت شام 5:30

[43] مفتی محمد اویس جہلمی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کے حالاتِ زندگی، بمقام جہلم، بتاریخ: 2025-04-18۔ بروز اتوار، بوقت صبح 9:00

محبت رسول ﷺ

حضور نبی کریم ﷺ سے محبت ایمان کی آبیاری کے لئے فرض ہے۔ تکمیل ایمان کے لئے بنیاد اور معراج ایمان کا سبب ہے۔ محبت کی منجملہ علامات میں سے یہ ہے کہ تمام معاملات میں سرکار ﷺ کی اطاعت واتباع کی جائے۔ محبت رسول ﷺ ایمان کو پرکھنے کے لئے معیار ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ[44]

"آپ فرما دیجیے تمہارے باپ اور تمہارے اولاد، تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے رشتہ دار اور تمہارے کمایا ہوا مال اور تمہاری تجارت جس کے کم ہونے سے تم ڈرتے ہو اور تمہارے وہ گھر جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر تمہیں اللہ و رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہیں تو تم انتظار کرو کہ اللہ کا امر آجائے اور اللہ نافرمانوں کو ہدایت نہیں فرماتا۔"

اس آیت سے معلوم ہوا جسے دنیا جہاں میں کوئی معزز، کوئی عزیز، کوئی مال، کوئی چیز اللہ اور رسول سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہ الٰہی سے مردود ہے اسے اللہ اپنی راہ نہ دکھائے گا۔

مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کی زندگی محبت رسول سے سرشار، اطاعت نبوی سے معمور اور افعال و اقوال سنت نبویہ سے معطر تھے۔ آپ کا ہر عمل سنت کے مطابق تھا۔ آپ کی مجلس میں آنے والا محبت رسول کی چاشنی لیے بغیر نہ رہ سکتا۔ خود بھی ساری زندگی اپنے آپ کو شریعت کے تابع رکھا اور عقیدت مندوں کو بھی اس عمل کی تلقین کی۔ درود پاک کی قرأت آپ کے شب و روز کے معمولات میں شامل تھی۔ سرکار ﷺ کے ذکر مبارک آنے پر مکمل درود پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم پڑھتے۔ سرکار ﷺ سے منسوب ہر چیز کا ادب و احترام فرض عین سمجھ کر کرتے۔[45]

حج وعمرہ شریف کی زیارت کے لیے جانے والے زائرین آپ کے پاس بکثرت حاضر ہوتے۔ دیگر رہنمایوں کے ساتھ اس بات کی تاکید ضرور فرماتے کہ مدینہ منورہ جائے ادب ہے خیال کرنا کہ کہیں معمولی سی غلطی بھی اکارتِ اعمال کا سبب نہ بن جائے۔ سنت پر عمل کا جذبہ اس قدر تھا کہ آپ کے شب و روز کا ہر عمل سنت نبوی کے مطابق ہوتا گویا آپ صحیح معنوں میں قرآن حکیم کی اس آیت مبارکہ کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ [46]

"اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیں اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہاری مغفرت فرمائے گا۔"

---

[44] التوبہ 24:9

[45] ڈاکٹر محمد اشفاق، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کا علمی واخلاقی کردار و مقام و مرتبہ، بمقام، کھاریاں، بتاریخ: 2025-03-16۔ بروز اتوار، بوقت رات 9:00

[46] آل عمران 31:3

اے حبیب! فرمادو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے فرمانبردار بن جاؤ۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ جب ہی سچا ہو سکتا ہے جب آدمی سرکارِ دوعالم ﷺ کی اتباع کرنے والا ہو اور حضورِ اقدس ﷺ کی اطاعت اختیار کرے۔ حضرت عبداللہ بن عباس τ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ قریش کے پاس تشریف لائے جنہوں نے خانہ کعبہ میں بت نصب کئے تھے اور انہیں سجا سجا کر ان کو سجدہ کررہے تھے۔ تاجدارِ رسالت ﷺ نے فرمایا، اے گروہِ قریش! خدا کی قسم، تم اپنے آباء واجداد حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل o کے دین سے ہٹ گئے ہو۔ قریش نے کہا: ہم ان بتوں کو اللہ کی محبت میں پوجتے ہیں تاکہ یہ ہمیں اللہ سے قریب کریں۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

مفتی علیم الدین کی تدریسی خدمات

مفتی علیم الدین کی تدریسی خدمات سب سے نمایاں ہیں اور آپ نے تدریسی خدمات کے سلسلہ میں کئی شہروں کے سفر بھی کئے اور وہاں خدمات سرانجام دیں۔

انسانی جبلت ہے کہ انسان سیکھنے کیلئے اپنے اندر جستجو رکھتا ہے اور اسی جستجو کے تحت وہ کسی شے کے حصول کیلیے کوشش جاری رکھتا ہے وہ کوشش کسی شے کو حاصل کرنے کیلئے محنت کی صورت میں ہو یا پھر سفر کی صورت میں ہو حصول تک جاری رہتی ہے اور اللہ نے بھی انسان کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ کسی شے کے حصول کیلیے کوشش کرے تو وہ اسے ضرور دیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى۔[47]

"اور انسان کیلیے وہی ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔"

اسی جستجو کو انسان نے جب اپنے پر لازم کرکے کوشش کی تو اللہ نے بھی اس کی ہمت کو دیکھ کر اس کے ساتھ منزل دینے کا وعدہ کیا۔ اور یہی جستجو علم کی علماءِ امت کے اندر بھی سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارتی رہی اور انہوں نے علم کے لئے اور دین کے لئے قدیم دور میں جب نہ ریل تھی نہ ریل کا تصور، نہ جہاز تھا نہ جہاز کا تصور تھا، نہ کار اور گاڑی تھی نہ انکا تصور تھا مگر مفتی علیم الدین نے ملکوں ملکوں پھر کر دین اور دین کیا علم حاصل کیا۔ عقل آج دنگ رہ جاتی ہے ان کے علمی اسفار کے بارے میں جان کر۔

تدریسی اسفار

اولیاء کرام کی نقل و حرکت کا مقصد محض رضائے الٰہی ہوتا ہے۔ یہ سفر و حضر میں رضائے الٰہی کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اپنے سفر میں ہمیشہ باوضو رہتے ہیں۔ اپنے اوراد و وظائف کو ترک نہیں کرتے

"مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے تمام سفر رضائے الٰہی کے حصول، تبلیغ دین اور سنت کی پیروی میں کیے۔ مفتی صاحب سفر پر جانے سے پہلے قبل دو رکعت نماز نفل ادا کرتے اور اپنے سفر کی ابتداء کرتے دوران سفر نماز پنجگانہ کی ادائیگی کا بھرپور اہتمام اور باجماعت نماز ادا فرماتے۔ کھانے پینے کی غیر ضروری اشیاء سے کنارہ کشی کرتے۔"[48]

[47] النجم 23:39

[48] مولانا عبد المصطفی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کا تعارف، بمقام، کھاریاں، بتاریخ: 2025-03-16۔ بروز اتوار، بوقت شام 5:30

مفتی صاحب علیہ الرحمہ چھ دفعہ حرمین شریفین کی حاضری کے لیے عازمِ سفر ہوئے۔ تین مرتبہ حج کی سعادت جبکہ تین دفعہ عمرہ شریف کی سعادت سے مستفید ہوئے۔ مفتی صاحب علیہ الرحمہ حرم مکی اور حرم نبوی ﷺ کی تمام زیارات اور متبرک مقامات سے بخوبی واقف تھے اس موضوع پر آپ نے دلیل حرمین کتاب بھی تصنیف فرمائی۔[49]

ابتدائی تدریسی دور

آپ نے اپنی تدریس کا آغاز جامعہ محمودیہ رضویہ لالہ موسی سے کیا اس دوران آپ اور آپ کے برادر اکبر مفسر قرآن مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ جامعہ میں طلباء کو علم و حکمت سے مستفید کرتے رہے، کچھ عرصہ یہاں تدریس کے بعد آپ جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد تدریس کے لئے چلے گئے اس بعد اجازت لے کر واپس گھر آئے اور پاک آرمی میں شمولیت اختیار کی، یوں چھ سالہ ابتدائی تدریسی دور اختتام پذیر ہوا۔

فتوی نویسی کا آغاز

جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد میں قیام کے دوران فتوی نویسی کا آغاز بھی کیا آپ کے فتاویٰ کی تعداد مختصر ہے، چنانچہ آپ نے تحریری فتاویٰ کی بجائے تحریری مسائل زیادہ بیان فرمائے۔

دوسرا تدریسی دور

فوج میں 13 سال خدمات سرانجام دینے کے بعد1984 سے دارالعلوم حنفیہ رضویہ سرائے عالمگیر میں تدریس کا آغاز کیا اور بے شمار تشنگانِ علم کو علم کے نور سے منور کیا، اس دوران اپنے پیر خانے کے حکم پر خانقاہ سلطانیہ گلشنِ عظیم جہلم میں بھی تدریس شروع کر دی، جب تک آپ کھاریاں میں مقیم رہے آپ فجر کی نماز کھاریاں سے پر خانقاہ سلطانیہ گلشنِ عظیم جہلم حاضر ہو کر پڑھتے وہاں اسباق پڑھاتے پھر سرائے عالمگیر آکر تدریس کرتے اور شام کو واپس گھر چلے جاتے، آپ کے اس معمول کو کوئی رکاوٹ مسدود نہ کر سکی نہ موسمی تندی و تلخی نہ گرمی و خنکی اور نہ کوئی تعلق و رشتہ داری۔[50]

دارالعلوم سلطانیہ گلشن عظیم جہلم

خانقاہ سلطانیہ گلشن عظیم جہلم وابستگی کے بعد اپنے آپ کو پیرو مرشد کے حوالے کر دیا اور 1996ء میں دربار شریف جہلم منتقل ہو گئے، 16 سال دربار عالیہ کے نزدیک پنڈر تو ال میں مقیم رہے اس دوران آپ کا معمول تھا کہ نماز اشراق دربار شریف جا کر پڑھتے، صاحبزادگان کو پڑھاتے ظہر کی نماز کے بعد گھر آکر کھانا کھاتے، دوبارہ واپس تشریف لے جاتے اور عصر کی نماز کے بعد پھر واپس گھر آتے، جمعۃ المبارک کو

[49] مولانا شوکت علی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کی سوانح حیات، بمقام، بھمبر، بتاریخ: 2025-04-18۔ بروز اتوار، بوقت صبح 9:00

[50] مولانا عبد المصطفی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کا تعارف، بمقام، کھاریاں، بتاریخ: 2025-03-16۔ بروز اتوار، بوقت شام 5:30

چھٹی کرتے، اس قیام کے دوران آپ کی ذمہ داریوں کو بخوبی نبھاتے رہے وہاں تصنیف و تالیف میں بھی مصروف عمل رہے، جتنا عرصہ آپ دربار شریف جہلم مقیم رہے آپ کے قیام کا یہ عرصہ سالکان طریقت کے لیے ایک روشن منارہ نور اور کامیابی کا زینہ ہے۔[51]

جامع انوار الصادق کریالہ سرائے عالمگیر

2011-9-18 بمطابق 1432 / شوال المکرم / 19 میں آپ اپنی مستقل رہائش گاہ متصل جامع انوار الصادق کریالہ منتقل ہو گئے وہاں آخر تک آپ نے درس و تدریس اور تصنیف کا سلسلہ جاری رکھا۔[52]

خطبہ جمعۃ المبارک

آپ باقاعدہ خطبہ جمعہ کی تیاری کرتے خطاب کے لئے نوٹس تحریر کرتے۔ آپ نے بیشمار موضوعات بیان کئے جن میں آپ کا انداز علمی اور نہایت دلنشین ہوتا۔ مفتی صاحب علیہ الرحمہ نے مختلف جگہوں پر خطبہ جمعہ کی خدمات سرانجام دیں۔ جن میں نمایاچند مقامات یہ ہیں۔

- مرکزی عید گاہ کھاریاں شہر
- جامع مسجد حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھاریاں شہر
- جامع مسجد مرکزی دارالعلوم جہلم شہر

حصول علم سے فراغت کے بعد آپ اپنے گاؤں واپس آگئے اور 1964ء میں درس و تدریس آغاز کیا اور ساری عمر طالبان کو علم دین پڑھانے اور یاد خدا میں صرف کر دی، بے شمار خلق خدا نے آپ سے استفادہ کیا، ہر کسی نے اپنے ظرف کے مطابق حصہ پایا، درس و تدریس آپ کے پسندیدہ مشاغل تھے، طلباء کو تدریس کا شوق اور رغبت دلاتے، کوئی طالب علم آپ کے پاس حاضر ہوتا تو اسے فرماتے:

" ایسے پڑھو کہ آپ نے آگے پڑھانا ہے "[53]

آپ راسخ فی العلم ہونے کے ساتھ ساتھ ماہر استاد کامل بھی تھے، آپ کا طرز تدریس نہایت سادہ، عام فہم اور انداز گفتگو دھیمہ مگر با اثر، طلباء کو سبق دوران درس ہی ازبر ہو جاتا، کند ذہن آپ کے درس میں کامیاب دکھائی دیتے، دوران تدریس کبھی تدریسی ذمہ داریوں سے غفلت نہ کی ہمیشہ اسباق کی اچھے طریقہ سے تیاری کرتے اور اس کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتے، طلباء کو جسمانی سزا کی بجائے زبان سے احساس دلاتے جس کا خوف اور اثر کہیں زیادہ ہوتا۔

تدریس کے سلسلہ میں قیام

☆ جامعہ محمودیہ رضویہ لالہ موسیٰ

☆ جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد

---

[51] مولانا شوکت علی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کی سوانح حیات، بمقام، پھمبر، بتاریخ: 2025-04-18۔ بروز اتوار، بوقت صبح 9:00

[52] مفتی محمد اویس جہلمی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کے حالاتِ زندگی، بمقام جہلم، بتاریخ: 2025-04-18۔ بروز اتوار، بوقت صبح 9:00

[53] مولانا عبد المصطفی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کا تعارف، بمقام، کھاریاں، بتاریخ: 2025-03-16۔ بروز اتوار، بوقت شام 5:30

☆ دارالعلوم حنفیہ رضویہ سرائے عالمگیر

☆ دارالعلوم سلطانیہ گلشن عظیم جہلم

☆ جامع انوار الصادق کریالہ، سرائے عالمگیر[54]

تحقیقی مقالات

مفتی صاحب علیہ الرحمہ کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ 1998 سے لے کر 2017 تک خانقاہ سلطانیہ گلشن عظیم جہلم حضرت قبلہ عالم قاضی محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ کے 9 مئی سالانہ عرس مبارک کی بابرکت تقریب میں مقالہ پڑھتے رہے اور اپنے مرشدِ گرامی حضرت خواجہ عالم قاضی محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد گلہار شریف کوٹلی آزاد کشمیر 31 دسمبر سالانہ عرس کی تقریب سعید میں بھی مقالہ پڑھتے۔اور یہ مقالہ آپ خود تحریر فرماتے۔درِ شیخ کے ساتھ وابستہ ہونے کے بعد آپ نے ساری عمر کیے ہوئے وعدہ کو نبھایا باقاعدگی سے اسباق کی تکمیل کے علاوہ دربار عالیہ کے سونپے ہوئے امور کو احسن طریقے سے سرانجام دیا۔

مفتی علیم الدین کی سماجی خدمات

1971 کی جنگ میں شرکت

1971ء کی جنگ میں آپ شریک ہوئے اور اس سلسلہ میں آپ تین سال آگرہ جیل انڈیا میں قید رہے ہیں ظلم وستم کے باوجود اپنے پس زنداں درس وتدریس اور تبلیغ دین کا سلسلہ جاری رکھا۔

وطن کی خاطر قید وبند کی صعوبتیں

قیدیوں کو روزمرہ کی نجی ضروریات زندگی پوری کرنے کے لئے جو خرچ ملتا ہے اس خرچہ سے آپ امورِ تبلیغ اور درس وتدریس کا پی پینسل خرید لیتے۔[55]

پاک آرمی میں بحیثیتِ خطب ملازمت

مفتی محمد علیم الدین نے اپنی عملی زندگی کا آغاز 1969ء بطور خطیب پاک آرمی سے کیا اور مختلف مقامات پر ڈیوٹی سرانجام دیتے رہے، اس دوران جہاں آپ نے اپنے فرائض منصبی کو اچھے طریقے سے ادا کیا وہاں آپ کے درس وتدریس اور تبلیغ دین سے متاثر بہت سارا حلقہ احباب جو آپ کے اخلاق عالیہ کے گرویدہ تھے۔[56]

---

[54] مولانا شوکت علی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کی سوانح حیات، بمقام، پھمبر، بتاریخ: 2025-04-18۔بروز اتوار، بوقت صبح 9:00

[55] مولانا عبدالمصطفی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کا تعارف، بمقام، کھاریاں، بتاریخ: 2025-03-16۔بروز اتوار، بوقت شام 5:30

[56] مفتی محمد اویس جہلمی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کے حالاتِ زندگی، بمقام جہلم، بتاریخ: 2025-04-18۔بروز اتوار، بوقت صبح 9:00

ریٹائرمنٹ کے بعد یونٹ میں آپ کا غیبی تعارف موجود ہے جس سے متاثر ہو کر بہت سے واقف ناواقف لوگ ملنے کے لیے آتے ہیں، سپاہی ہوں یا افسر ہر ایک قدر کی نگاہ سے دیکھتا، بطور خطیب کبھی حق بات کو نہیں چھپایا ایک دفعہ فوج میں دربار لگا ہر کسی نے اپنی رائے پیش کی میں نے کہا ہم میں بہتری اس وقت آئے گی جب افسرانِ بالا نماز کی پابندی اور سگرٹ نوشی ترک کریں گے اس اظہارِ حق پر مجھے شاباش دی گئی۔

ریٹائرمنٹ

13 سال پاک آرمی میں اپنی خدمات سرانجام دینے کے بعد 1984ء میں اپنے والد ماجد کے حکم پر ریٹائرمنٹ لے لی۔[57]

بحیثیتِ مہمان نواز

مہمان نوازی نہ صرف ہمارے آقا و مولیٰ خاتم النبیین ﷺ کی سنت ہے بلکہ دیگر انبیاء کرام کا بھی طریقہ ہے۔ ابو الضیفان سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام بہت زیادہ مہمان نواز تھے، بغیر مہمان کے کھانا تناول نہیں فرماتے تھے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

"جب کسی کے یہاں مہمان آتا ہے تو اپنا رزق لے کر آتا ہے اور جب اس کے یہاں سے جاتا ہے تو میزبان کے گناہ بخشے جانے کا سبب ہوتا ہے۔"

ایک حدیث پاک میں نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

''لَایَزَالُ الْمَلَائِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلَی الرَّجُلِ مَا دَامَتْ مَائِدَتُہٗ مَوْضُوْعَۃً [58]

''فرشتے مسلسل اس شخص کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جس کا دستر خوان بچھا رہتا ہے۔''

مولانا عبدالمصطفی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مصداق آپکی ذات تھی:

''اللہ تعالیٰ نے اس نبوی صفت سے مفتی صاحب علیہ الرحمہ کو متصف کر رکھا تھا۔ مہمان نوازی آپ کی شخصیت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، غنا اور مہمان نوازی آپ کو وراثت میں ملی ہوئی تھی۔ مختلف قسم کے لوگ آپ کے پاس آتے بلا امتیاز ان کا خیال رکھتے، جو ما حاضر ہوتا پیش کر دیتے، علماء و مشائخ اور طلباء آپ کے پاس کثرت سے تشریف لاتے حد درجہ ان کا احترام کرتے اور ان کو اپنی نشست پر بٹھاتے، واپسی پر انھیں تحائف بھی پیش کرتے، بعض محبت کرنے والے آتے تو کھانے میں من چاہی چیز کا بھی مطالبہ کر دیتے، ان کی رضا کا احترام کرتے ہوئے آپ خوشی سے پورا فرماتے۔''[59]

آپ کی عادت تھی کہ گھر میں کوئی عمدہ چیز آتی تو مہمانوں کے لیے رکھنے کا حکم دیتے۔ بعض اوقات لوگ گھر سے ناراض ہو کر آپ کے ہاں آ جاتے ان کی تربیت کے ساتھ مکمل ان کی دیکھ بھال کرتے واپسی پر انہیں کپڑے وغیرہ اور دیگر تحائف بھی۔ آپ کے توکل کا حال یہ تھا آنے والے لوگوں کو ہدایت جاری فرما رکھی تھی کہ آپ جب بھی آئیں خالی ہاتھ آیا کریں۔[60]

---

[57] مفتی جلال الدین قادری، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کی سیرت و کردار، بمقام، جہلم، بتاریخ: 2025-04-13۔ بروز اتوار، بوقت رات 9:00

[58] الشيباني، أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل، مسند الإمام أحمد بن حنبل، الرقم الحديث 12265 مؤسسة الرسالة، الطبعة الأولى، 1421ھ۔ 13/ 328

[59] مولانا عبد المصطفی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کا تعارف، بمقام، کھاریاں، بتاریخ: 2025-03-16۔ بروز اتوار، بوقت شام 5:30

[60] قاری فضل حسین، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کی خدمات، بمقام کوٹلی، بتاریخ: 2025-04-06۔ بروز اتوار، بوقت دوپہر 12:30

آپ کے پاس جو بھی حاضر ہوتا اس کی عزت و توقیر کرتے اور اسے اپنے ساتھ بستر پر یا مصلہ پر بٹھاتے اگر کوئی بطور ادب انکار کرتا تو فرماتے یہ میرا حکم ہے۔ علماء و مشائخ، طلباء و سادات کرام کی زیادہ قدر فرماتے۔ مہمانوں کو مسجد کے دروازہ تک الوداع کرتے الوداع کرنے کے بعد تین بار آیۃ الکرسی پڑھتے، جب آپ خود بیمار ہوئے تو اپنے بچوں کو فرماتے کہ جاؤ انہیں دروازے تک الوداع کر آو، آپ مہمانوں کی اپنے ہاتھوں سے خدمت اپنے لیے باعث اعزاز سمجھتے۔

مفتی علیم الدین کی دینی خدمات

مفتی علیم الدین نے اپنی زندگی کے حسین لمحات بھی دین متین کی خدمت میں گزارتے ہوئے آخری سانسوں تک دینی خدمات میں ایک نمایاں مقام حاصل کیا جس کی ایک جھلک درج ذیل ہے۔

جیل میں قرآن حکیم کا ترجمہ اور تفسیر

آپ کو دینی علوم پر دسترس، رسوخ فی العلم اور کمال قوت حافظہ حاصل تھا، چنانچہ آپ نے کتب متعلقہ دیکھے بغیر جیل میں قرآن حکیم کا مکمل ترجمہ اور چند سپارے تفسیر کے تحریر کیئے، اس مترجم نسخے پر ہر طرح کی سیاہی کا رنگ موجود ہے جو قلم میسر آیا اسی کو استعمال فرمالیا دیارِ غیر کی زنداں میں قید و بند کی صعوبتیں، بے سروسامانی اور غریب الوطنی کے باوجود آپ کے پائے ثبات میں جنبش نہ آئی۔
اس دوران آپ نے ترجمہ قرآن کے علاوہ بہت سارے قیدیوں کو ناظرہ قرآنِ حکیم، ترجمہ، تفسیر اور بنیادی مسائل کی تعلیم دی، اونچی آواز سے اذان اور نماز باجماعت کا اہتمام بھی کرتے، آپ کی ان سرگرمیوں پر جیل حکام کو خاصی تشویش تھی ان کے منع کرنے کے باوجود آپ نے اپنی مساعی جمیلہ کو جاری رکھا بالآخر آپ کو شہید کرنے کی غرض سے ایک کھلے مقام پر لے جایا گیا آخری خواہش کی تکمیل کے لئے دو رکعت نماز نفل ادا کیے، سب کو معاف کیا، اپنے پیر و مرشد کو یاد کیا اور دعا کی، قریب تھا کہ آپ کو شہید کر دیتے سامنے ایک فوجی افسر گزر رہا تھا وہ مجمع کو دیکھ کر قریب آیا پوچھا اس قیدی کو کیوں شہید کرنا چاہتے ہو؟ کہاں یہ اپنی مذہبی سرگرمیوں سے باز نہیں آتا اور دن بدن اس کا حلقہ وسیع ہوتا چلا جا رہا ہے افسر کے ہاتھ میں قرآن تھا اس نے آپ کو قرآن تھمایا اور جیل واپس بھیج دیا۔ لیکن ان ساری رکاوٹوں کے باوجود آپ نے دینی تبلیغی سرگرمیوں کو جاری رکھا۔[61]

مرض الوصال

زندگی کے آخری حصہ میں بہت سے عوارض جسمانیہ آپ کو لاحق تھے۔ دائیں جانب فالج کے اثرات، ہرنیوں کی تکلیف، جسمانی وعصابی کمزوری وغیرہ۔ مولانا عبد المصطفیٰ فرماتے ہیں:

> ” آپ کو دوران قید آگرہ جیل میں دائیں ہاتھ کو ہتھکڑی لگائی جس کے سخت ہونے کی وجہ سے خون کا دورانیہ رک گیا اس وقت سے دائیں جانب پر کمزوری اور فالج کے اثرات موجود تھے اور تصنیف و تالیف کا کام بھی آپ دائیں ہاتھ سے کرتے جس کی وجہ سے روز بروز دائیں جانب متاثر ہوتی گئی۔ کئی سال دائیں ہاتھ کی انگلیاں کمزوری کی وجہ سے سکڑ گئی جو بمشکل سیدھی ہوتیں لیکن خدمت

---

[61] مفتی جلال الدین قادری، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کی سیرت و کردار، بمقام، جہلم، بتاریخ: 2025-04-13۔ بروز اتوار، بوقت رات 9:00

دین کے جذبے سے سرشار اپنی ہمت وطاقت کے مطابق کچھ نہ کچھ لکھتے رہتے۔ عمر کے آخری عرصہ میں کمزوری کی وجہ سے آپ چلنے پھرنے سے خاصے معذور ہوگئے اور آخری تین سال آپ ویل چیئر پر رہے۔ آپ کی ساری زندگی حقوق اللہ اور حقوق العباد میں گزری زندگی کا ہر آنے والا دن آپ کے لیے قرب خداوندی کا ذریعہ بنا۔" [62]

عمر کے آخری حصہ میں آکر انسان زندگی کی دوسری سہولتوں کی تلاش میں فرائض اور واجبات کی بھی سہولت تلاش کرتا ہے لیکن مقربین بارگاہ الہٰی اس حالت میں بھی شکر گزاری کے سجدے کرتے نظر آتے ہیں ایسے باشعار لوگوں کے متعلق فرمان خداوندی ہے:

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِىَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ [63]

"ہماری آیتوں پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں جب ان کو آیات کے ذریعے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ ان کی کروٹیں ان کی خواب گاہوں سے جدا رہتی ہیں اور وہ ڈرتے اور امید کرتے اپنے رب کو پکارتے ہیں اور ہمارے دیے ہوئے میں سے خیرات کرتے ہیں۔ تو کسی جان کو معلوم نہیں وہ آنکھوں کی ٹھنڈک جو ان کے لیے ان کے اعمال کے بدلے میں چھپا رکھی ہے۔"

مفتی صاحب علیہ الرحمہ کا تعلق بھی ایسے قدسی صفات گروہ کے ساتھ تھا آپ کی عبادات اور دینی معاملات میں کوئی بیماری یا عارضہ آڑے نہ آسکا۔ چلنے پھرنے سے معذور ہوگئے لیکن جب بھی نماز کے لئے حاضر ہوتے تو بقدر استطاعت قیام کے ساتھ نماز ادا کرتے۔ آپ کا قیام رکوع کے مانند ہوتا بعض اوقات آپ قیام نہ کر سکتے لیکن جتنی دیر آپ کے لئے قیام ممکن ہوتا آپ ضرور کھڑے رہتے۔ بعض دفعہ تکبیر تحریمہ ہی کھڑے ہو کر ادا ہوتی۔ حتی کہ آخر عمر تک رمضان المبارک میں نماز تراویح بھی کھڑے ہو کر ادا فرماتے۔[64] رمضان کے روزوں کو عمر بھر قضا نہ کیا۔ اگر کوئی عوارض کی بنا پر رمضان کے روزے نہ رکھنے کا مشورہ دیتا کہ آپ کی صحت مزید خراب ہوگئی تو اس سے ناراضگی کا اظہار فرماتے اور فرماتے تم مجھے رب کی نافرمانی کی طرف بلا رہے ہو۔ آخری دن علماء کا ایک وفد آپ سے ملاقات کے لیے حاضر ہوا علماء کرام نے عرض کی کوئی نصیحت فرمادیں۔ نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: "ماڑا کم نہیں کرنا تے ماڑا کھانا نہیں کھانا" یعنی حدود اللہ سے تجاوز نہیں کرنا اور لقمہ حرام سے بچنا۔

"23 فروری 2019 بمطابق 2 جمادی الاخری 1440ھ نماز عشاء باجماعت کی تیاری کرتے ہوئے جان جان آفرین کے سپرد کردی۔ بروز اتوار دن گیارہ بجے گلشن عظیم خانقاہ سلطانیہ جہلم میں آپ کی نماز جنازہ پیر محمد انوار الاسلام زید شرفہ کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ جنازے کا منظر دیدنی، رقت آمیز اور روح پرور تھا۔ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ موجود تھے، کثیر تعداد میں

[62] مولانا عبد المصطفی، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کا تعارف، بمقام، کھاریاں، بتاریخ: 2025-03-16۔ بروز اتوار، بوقت شام 5:30

[63] السجدہ 15:32

[64] مفتی جلال الدین قادری، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کی سیرت و کردار، بمقام، جہلم، بتاریخ: 2025-04-13۔ بروز اتوار، بوقت رات 9:00

نیک اور صالحین لوگ دکھائی دیتے۔ نماز جنازہ کے بعد جامع انوار الصادق کریالہ سرائے عالمگیر کے متصل آپ کی وقف کردہ جگہ میں آپ کی تدفین کی گئی۔"[65]

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت صحیح معنوں میں زاہدانہ کردار کی حامل تھی۔ آپ کی ذات میں زہد اپنی پوری تابنائی کے ساتھ جلوہ فرما تھا۔ آپ کی آغوش محبت میں ہر خاص وعام، دار ونادار کے لیے یکساں تھی بلکہ غریب اور متوسط طبقہ پر دست شفقت نہایت دراز تھا۔ بہت دفعہ دنیا نے آپ کے دروازے پر دستک دی ہے بہت سارے مالدار رؤساء آپ کے اشارئے ابرو کے منتظر رہتے لیکن آپ کی زاہدانہ کردار اور زیور طبیعت میں کبھی بھی آمادگی ظاہر نہ کی۔

عقیدت منداگر نذرانہ پیش فرماتے تواسے آپ وصول کرنے سے گریز کرتے۔ بلکہ آپ نے اپنے عقیدت مندوں کو کہہ رکھا تھا کہ اگر مجھے نذرانہ دینے کے لیے آنا ہے تو نہ آیا کریں۔ جب بھی آئیں خالی ہاتھ ہی میری اسی میں رضا اور خوشی ہے۔ آپ کی ذات میں زاہدانہ کردار کے ساتھ بے تکلفی اور سادگی بھی بہت تھی۔ اپنے کپڑوں کو استری کرنے سے منع فرماتے ہیں۔ آنے والوں کے لیے جو ما حاضر میسر ہو اسے پیش فرمادیتے۔

دل کی امیری میں بے مثال تھے۔ ایک سنگی لئے چاندی کی انگوٹھی بطور نذرانہ پیش کی آپ نے اس سے فرمایا اچھی چیز ہے اس دربار شریف میرے پیروں کو دے آؤ۔ مستحق افراد کی خدمت آپ کی طبیعت کا ایک حصہ تھی۔ طلباء، علماء کو بیش قیمت تحائف عنایت فرماتے۔ کوئی اچھی چیز آتی تو آگے تقسیم فرمادیتے۔

اللہ کی رحمت ہو مفتی محمد علم الدین پہ آپ نے دین کیلیے وہ خدمات سرانجام دیں کہ رہتی دنیا تک شاید کوئی ایسی قرآن اور حدیث میں کوئی ایسی خدمات نہیں انجام دے پائے گا۔ اردو زبان میں اک شاہکار چھوڑ کر گئے ہیں جس کی مدت سے شدت تھی اور محسوس کی جارہی تھی۔ آپ دین کی خدمات کے ساتھ اپنی زندگی کے مصائب سے لڑتے رہے اور راضی برضا ان مصائب کو برداشت کرتے رہے۔ یہ بھی اللہ والوں کی نشانی ہے فرمانِ رسول ﷺ کے مطابق:

مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْراً يُصِبْ مِنْهُ۔»[66]

"اللہ جسکے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے مصائب میں مبتلاء فرمادیتا ہے۔"

مفتی محمد علم الدین اپنی زندگی کی کشمکش میں مبتلاء رہنے کے بعد مصائب کا سامنا کرتے کرتے 23 فروری 2019 بمطابق 2 جمادی الاخری 1440ھ اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے اور پوری دنیائے اسلام کو سوگوار چھوڑ گئے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

اللہ رب العزت مفتی محمد علیم الدین درجات کو بلند فرمائے اور اپنے حبیب ﷺ کے ساتھ جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کو اور ہم سب کو بروزِ قیامت اپنے محبوب اور صالحین میں شامل فرمائے۔ آمین یارب العٰلمین

---

[65] قاری فضل حسین، انٹرویو بعنوان: مفتی علیم الدین کی خدمات، بمقام کوٹلی، بتاریخ: 2025-04-06۔ بروز اتوار، بوقت دوپہر 12:30

[66] موطأ مالک، مالک بن أنس بن مالک بن عامر الأصبحي، مؤسسة زايد بن سلطان آل نهيان، أبو ظبي، 5/1376